مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی

اسلامی نظام سے مراد حنفی مذہب نہیں ہے!

مفتی محمود صاحب کے ایک بیان کے جواب میں

شاید اسی کا نام ہے توہینِ جستجو
منزل کی ہو تلاش ترے نقشِ پا کے بعد!

ایک قاتلِ قوم، غاصبِ ملک و دین، مکار اور عیار آدمی اپنے دجل و فریب کا جادو جگا کر ملک کو دو لخت کر کے ایک عرصے تک قابض ہو گیا اور سوشلزم کو بزورِ شمشیر نافذ کر کے اسلام کو پاکستان سے رخصت کر دینے پر تل گیا جب کسی نے اس کی من مانی ستم رانیوں میں دخل دیا، اس نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ قوم اور سیاسی لیڈر اس سرخیلِ فراعنہ سے از حد تنگ آ گئے۔

نو سیاسی ٹمٹماتی بتیاں جن کا تیل ختم ہونے کو تھا، اتحاد کے نور سے جگمگا کر نو ستارے بن گئیں۔ قوم نے نو ستاروں کے جھنڈے تلے اسلام کو سینے سے لگا کر بھٹو ازم کے خلاف ایک تاریخی جہاد کیا۔ تاکہ اسلام کی حکمرانی یعنی اسلام نظام ملک میں نافذ ہو جائے۔ مسلمانوں نے یک جان ہو کر لیلۃ الہابلیس کے ظلم و ستم کی تمام طاقتوں کو ملیامیٹ کر دیا۔ رئیس القاتلین کی ایک سو چوالیس (دفعہ ۱۴۴) کی لاٹھیاں، کرفیو کی گولیاں اور مارشل لاء کے فائر اور ٹینک قوم کے سیلاب میں خس و خاشاک کی طرح بہ گئے۔ اسلام کے نام پر کشتوں کے پشتے لگ گئے خون کی ندیاں بہ گئیں، قید خانے اسیروں سے بھر گئے۔ بالآخر اسلام کا جھنڈا لہرایا اہلسنت کے نور میں سوشلزم کا مردہ جلتا نظر آیا ظلم کی شبِ تار کا دامن تار تار ہوا، فرعون کے مظالم کو شرمانے والی بھٹو کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ جنرل محمد ضیاء الحق برسرِ اقتدار آ گئے اور مضبوط کرسی والا کرسی کو عبرت کا نشان چھوڑ کر زندان میں چلا گیا۔

جب مطلع صاف ہوا تو قومی لیڈر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ قوم ان کی خاطر میدان میں نکلی تھی، ان کو اقتدار کی کرسیوں پر بٹھانے کیلئے انہوں نے مشین گنوں کے سامنے سینے تانے تھے۔ نہیں ہرگز نہیں! شمعِ نبوت کے پروانے صرف اسلامی نظام برپا کرنے کی خاطر خاک و خون میں غلطاں ہوئے تھے۔ انہوں نے قرآن کی حکمرانی کے اجرا کیلئے سڑکوں، بازاروں اور گلیوں کو اپنے خون سے لالہ زار بنایا تھا۔

تحریک ختم ہوئی، تو اصغر خان بولے، قومی اتحاد صرف بھٹو کو کرسی سے اتارنے کیلئے قائم ہوا تھا، بھٹو گیا ـــــ اور بھٹو کے ساتھ اصغر بھی اتحاد سے گیا۔ افسوس دوسرے لیڈر بھی اختلاف کی مقراض سے قومی اتحاد کی رسی کاٹنے کیلئے پر تول رہے ہیں ـــــ یاللعجب ع

فریب امواج بحر ہستی سکھا ہی دیتا ہے خود پرستی

شہیدوں کے خون کے گارے اور مضروبوں کی ہڈیوں کی اینٹوں سے لیڈری کی شہرت کا محل تعمیر کر کے اس میں بیٹھ کر سب لیڈر بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں اور بیان بازی فرما رہے ہیں۔ اور قوم کے مقصد "اسلامی نظام کو لاشعور کے سرد خانے میں بند کر دیا ہے۔ اور کبھی کبھار بر وزنِ بیت اسلامی نظام کا ذکر بھی بیان کے اخیر میں آ جاتا ہے ؎

یہ آئی کون سی منزل، نہ ساحل ہے نہ دریا ہے
شناورِ بحرِ غم کا اب کہاں ڈوبے، کہاں نکلے

آمدم بر سر مطلب!

مولانا مفتی محمود صاحب کا ایک بیان روزنامہ جسارت ۱۹ر جنوری ۱۹۷۸ء میں پڑھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ فرماتے ہیں:

"پاکستان میں حنفی مسلک کو بطور متن نافذ کر دیا جائے۔ اور اگر کوئی معاملہ حل نہ ہو تو پھر کسی اور مسلک سے مدد لی جائے ـــــ اسلام تو ترقی کا دین ہے!"

ع حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں!

حنفیوں کو حنفی مسلک چاہیئے، شافعیوں کو شافعی مسلک، مالکیوں کو مالکی مسلک، حنبلیوں کو حنبلی مسلک اور بریلویوں کو بریلوی مسلک مطلوب ہے۔ میں مفتی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں لرزہ خیز مصائب جھیل کر اور دس برس مدینہ منورہ میں ہزاروں جانوں کی قربانی دے کر جو مذہب صحابہ اور قیامت تک کے مسلمانوں کو دیا تھا وہ کیا تھا اور اس کا نام کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"میں تمہیں دو چیزیں دے چلا ہوں، جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھام رکھو گے، ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے (دو چیزیں) کتاب اللہ و سنتِ رسول۔"

مفتی صاحب! جس کتاب و سنت کا تحریک کے دوران ہر لیڈر نام لیتا تھا۔ اور آج بھی جو لیڈر بیان دیتا ہے وہ کتاب و سنت کا نام ضرور لیتا ہے۔ مفتی صاحب! آپ اپنے بیان میں اگر یہ کہتے کہ اسلامی نظام

جو عبارت ہے کتاب وسنت سے، ملک میں جلد نافذ کر دینا چاہیئے تو یہ بات یقیناً اللہ تعالیٰ کو راضی کرتی۔

حضرت مفتی صاحب! حنفی مذہب کا نام تو بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسلامی نظام سے چار سو سال بعد ظہور پذیر ہوا۔ حنفی مذہب کا نام نہ صحابہؓ نے سنا، نہ تابعینؒ نے، نہ تبع تابعینؒ نے سنا۔ سلف صالحین کے نیک زمانوں میں حنفی مذہب کا نام ونشان نہ تھا تو آپ کتاب و سنت کے آفتاب کی روشنی میں حنفی مذہب کی موم بتی کیونکر جلائیں گے؟

مفتی صاحب، پہلے کہتے تھے کہ یہ اتحادی مولوی اور لیڈر کرسیوں کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور مولویوں کے علیحدہ علیحدہ فرقے ہیں۔ ہر ایک نے اپنے فرقے کو آگے لانا ہے۔ اس لئے یہ آپس میں لڑینگے۔ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والا اسلامی نظام یہ لوگ نہیں لائیں گے — جناب مفتی صاحب! اب جب مختلف مذہبوں اور مسلکوں کے نفاذ کی آواز پیپلی سنیں گے تو ضرور بغلیں بجائیں گے اور قوم کو طعنہ دیں گے کہ کہاں ہے تمہارا اسلامی نظام؟ اس وقت مسلمان آپ کی وجہ سے شرمسار ہوں گے۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ حنفی مسلک کو پاکستان میں نافذ کر دیا جائے۔

حضرت، کتاب وسنت کا نام لینے سے آپ کی زبان کیوں ضعطے میں چلی جاتی ہے۔ آخر آپ بھی کتاب و سنت کو وحی مانتے ہیں اور یہ وہ وحی ہے جس کے نور سے دھندلکے نکھر اور شب رنگ افق اجالے میں ڈھل جاتے ہیں۔

جناب مفتی صاحب، آپ حنفی مسلک کا نام لینے کے بجائے سیّد الکونین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ پا کا نام لیں، جس کی معنبر خاک کا ہر ذرہ صد طور بدوش ہے!

جناب مفتی صاحب، حنفی مذہب کو پاکستان میں نافذ نہ ہی کریں تو اچھا ہے۔ میں صرف ایک مسئلہ حنفی مذہب کا آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ توجہ فرمائیں:

حنفی مذہب کی معتبر کتاب ہدایہ باب الاشربہ میں ہے:

"مَا يُتَّخَذُ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالذُّرَةِ حَلَالٌ عِنْدَ أَبُو حَنِيفَةَ وَلَا يُحَدُّ شَارِبُهُ عِنْدَهُ وَإِنْ سَكِرَ مِنْهُ" (ھدایہ کتاب الاشربہ)

کہ گیہوں، جو، شہد اور جوار کی شراب ابو حنیفہؒ کے نزدیک حلال ہے اور ان کے نزدیک اس کے پینے والے کو حد نہیں ماری جائیگی خواہ اسے نشہ چڑھ جائے۔

حضرت مفتی صاحب، اگر حنفی مذہب خدانخواستہ نافذ ہوگیا تو شراب کو کاکولا اور سیون اپ کی طرح بازاروں میں کھلی بکے گی اور ہر کوئی اسے آزادی سے پیئے گا۔ کیونکہ حلال عند ابی حنیفہ، حنیفہ کے نزدیک حلال ہے

پھر شراب پی پی کر لوگ اگر نشہ کی حالت میں بازاروں میں گر پڑیں گے تو ان کو سزا بھی نہیں دے سکتے کیونکہ "وَلَا يُحَدُّ شَارِبُهٗ فِيهِ اِنْ سَكِرَ" ابو حنیفہؒ کے نزدیک شرابی مدہوش کو حد نہیں ماری جائیگی۔ شرابی کے لئے کوئی سزا نہیں ہے۔ یہ فتویٰ امام ابوحنیفہؒ کا ہدایہ میں ہے۔ جسے قرآن کی مانند (کسی بھی حیثیت سے) کہا جاتا ہے۔ اس کتاب مایۂ ناز کتاب میں یہ فتویٰ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ افسوس!

اچھا ہوا کسی مولوی نے شرابی بھٹو کو یہ فتویٰ نہ بتایا ورنہ وہ ناصر باغ میں تقریر کے دوران ضرور کہہ دیتا، "میں شراب پیتا ہوں تو کون سا جرم کرتا ہوں۔ یہ تو حنفی مذہب میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال ہے" پھر اگر کوئی اس فتویٰ کی تردید کرے تو تردید کرنے والا بھی بچ کر نہیں جا سکتا کہ اس کے لئے ایک اور فتویٰ موجود ہے،

"فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ عَلٰى مَنْ رَدَّ قَوْلَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ" (شامی)

کہ "ہمارے رب کی ریت کی تعداد کے برابر لعنت ہو اس پر جس نے ابوحنیفہؒ کے قول (فتویٰ) کو رد کیا!"

مفتی صاحب، ایک اور لطف انگیز بات سماعت فرمائیں۔

قومی اتحاد کی تحریک کے دوران علماء بھی جیل میں گئے تھے۔ ساہیوال جیل سے ایک افسر تبدیل ہو کر سیالکوٹ جیل میں آئے۔ وہ اپنے کسی عزیز کو ساتھ لے کر میرے پاس گھر تشریف لائے۔ فرمانے لگے "میں ساہیوال جیل سے تبدیل ہو کر سیالکوٹ آیا ہوں۔ یہ میرا عزیز ہے۔ اس نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دی ہیں۔ اب یہ رجوع کرنا چاہتا ہے۔ سیالکوٹ جیل میں آجکل مولویوں کی رونق ہے۔ میں نے ایک دیوبندی مولوی سے عرض کی "جناب میرے اس عزیز نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دیدی ہیں۔ اب یہ رجوع کرنا چاہتا ہے، کیسے رجوع کرے؟"

مولوی صاحب نے فرمایا "سوائے حلالہ کے کوئی چارہ نہیں" میں نے پوچھا "حلالہ کیا ہوتا ہے؟" انہوں نے کہا "اس کی بیوی کا نکاح کسی مرد سے ایک رات کے لئے کردو۔ پھر وہ اس سے وطی کرے اور طلاق دے دے (اور اگر وہ طلاق نہ دے تو؟ (ناقل) اس طرح یہ پہلے خاوند کیلئے حلال ہو جائیگی" میں نے کہا "جناب یہ تو پرلے درجہ کی بے غیرتی ہے۔ باز آئے ہم اس حلالہ سے" (پھر جیل ہی میں) ایک اور بریلوی مولوی صاحب سے پوچھا کہ تین طلاقوں کا کیا حل ہے؟ انہوں نے بھی پہلے مولوی صاحب ہی کی طرح حلالہ بتایا۔ میں نے سخت بیزاری کا اظہار کیا تو وہ مولوی صاحب کہنے لگے "آپ کسی اہلحدیث عالم کے پاس جائیں" پس اب میں آپ کے پاس اس عزیز کو لے کر آیا ہوں"

میں نے ان کو مدلل فتویٰ تحریر کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقیں یکبارگی ایک رجعی کے حکم میں تھی۔ لہٰذا یہ تین طلاقیں ایک رجعی ہے۔ یہ عزیز جا کر اپنی بیوی سے رجوع کر لے اور یہ

رجوع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے ہوگا۔

اس کے ساتھ ہی میں نے ان کو حلالے کی حدیث بھی سنا دی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ"

"لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا"

جیل کے وہ افسر یہ سن کر باغ باغ ہو گئے اور پکار اٹھے کہ "مسلک اہلحدیث کتنا آسان، پیارا اور مبارک ہے!"

میں مفتی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ حنفی مذہب کی رو سے جب عائلی قانون بنا اور یک بارگی تین طلاقوں کے لئے مروج حلالہ پاس ہوا تو اس ملعون طریقہ پر کون دیوث عمل کرے گا؟ —— اس لئے حنفی مذہب کو پاکستان میں نافذ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ سنت کے نور کی طباشیر سحر بکھرنی چاہیئے ؎

دل و دیں نقد لا ساقی گر سودا کیا چاہے
کہ اس بازار میں ساغر متاعِ دست گرداں ہے

اپیل

ضلع گوجرانوالہ میں علی پور چٹھہ ایک مشہور قصبہ ہے۔ ریلوے سٹیشن، پختہ سڑک، ڈاکخانہ، ٹیلیفون، اجناس کی منڈی، لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ہائی سکول، کالج اور دیگر سہولیات کے باعث یہ مقام بیحد اہمیت کا حامل ہے —— قصبہ مذکور میں مسلک حقہ اہلحدیث کے علاوہ دیگر تمام مکتبہ ہائے فکر دیوبندی، بریلوی، شیعہ حتیٰ کہ مرزائیوں اور چکڑالویوں کی مساجد بھی موجود ہیں۔ تین چار گھرانے اہلحدیث کے بھی آباد ہیں۔ مگر اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ آج تک مسلک کی اشاعت کیلئے یہاں کوئی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ اور اندازہ یہی ہے کہ —— ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ثابت ہو گی۔ ان مقامی لوگوں نے مسجد اہلحدیث تعمیر کرنے کی شدید خواہش کے پیش نظر کوشش کر کے علاقہ کے ایک زمیندار سے مسجد کیلئے زمین حاصل کر لی ہے۔ خود یہ گھرانے غریب ہیں۔ اسلئے اگر مخیر حضرات اس سلسلہ میں خصوصی دلچسپی لیں تو فی الحال ابتدائی طور پر چار دیواری تعمیر کر کے کام کی ابتدا ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ ہماری یہ اپیل رائیگاں نہیں جائیگی۔ قریبی گاؤں کے کچھ مخلص اہلحدیث احباب اس سلسلہ میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں جو فی سبیل اللہ تبلیغی خدمات انجام دینے کیلئے تیار ہیں۔ اپنے عطیات انہی کے ذریعے درج ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔ مولانا محمد ادریس کیلانی۔ حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ —— جزاکم اللہ!

والمشتہر اکرام اللہ ساجد